مولانا عبدالخالق گھلّو رحمہ اللہ (دوسری قسط)

رَحمَۃٌ لِّلعٰلمین ﷺ کے والدین شریفین جنتی ہیں

لاہور سے ہمارے محبّ مولانا قاری حبیب الرحمٰن زیدت معالیکم (مدیر ماہنامہ ''القاری'') نے تصحیح فرمائی ہے کہ یہ مضمون حضرت مولانا عبدالخالق گھلّو مظفر گڑھی رحمہ اللہ کا ہے نہ کہ حضرت مولانا عبدالخالق ملتانی رحمہ اللہ کا۔ دونوں ہم نام تھے اور دونوں کبیر والا میں رہے۔ اس سے اشتباہ پیدا ہوا۔ انہوں نے اس رسالہ کے ناشر شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد مدظلہ کو بھی مطلع فرمایا اور حضرت نے مجھے تصحیح کی تاکید فرمائی۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ ان شاء اللہ آئندہ اشاعت میں مولف رحمہ اللہ کے مختصر حالاتِ زندگی شائع کئے جائیں گے۔ اس عنایت پر ہم قاری حبیب الرحمٰن صاحب کے شکرگزار ہیں۔ (مدیر)

تیسرا مسلک

حضور ﷺ کے والدین شریفین کے متعلق امام جلال الدین سیوطیؒ نے مسالک الحنفاء میں یہ نقل کیا ہے کہ جب دین محمدی کامل طور پر نازل ہو چکا تو حضور ﷺ کے والدین شریفین کو حضور ﷺ کی خاطر زندہ کیا گیا اور وہ حضور ﷺ پر بالتفصیل ایمان لائے (دیکھو مسالک الحنفاء صفحہ ۵۶ تا ۵۹) امام موصوف فرماتے ہیں کہ یہی مسلک ہے حفاظ محدثین کی جماعت کثیرہ کا، جن میں سے ہیں۔ محدث ابن شاہین بغدادیؒ اور ابوبکر خطیب بغدادیؒ اور سہیلیؒ اور امام قرطبیؒ اور محبّ طبری اور علامہ ناصر الدین ابن منیر مالکیؒ وغیرہم اور اس مسلک کی دلیل وہ حدیث ہے جس کو محدث ابن شاہینؒ اپنی کتاب (الناسخ والمنسوخ) میں اور خطیب بغدادیؒ اپنی کتاب (السابق واللاحق) میں اور دارقطنیؒ اور ابن عساکرؒ (غرائب مالک) میں اور سہیلیؒ (الروض الانف) میں اور علامہ ناصر الدین ابن منیر مالک اپنی کتاب (المقتضیٰ فی شرف المصطفےٰ) میں اور حافظ الحدیث فتح الدین ابن سید الناسؒ اپنی کتاب (سیرۃ) میں اور حافظ شمس الدین بن ناصر الدین اپنی کتاب (موردالصادی فی مولدالہادی) میں لائے ہیں۔ اور اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ عقبہ حجوں پر گزرے اور غمگینی اور حزن کی حالت میں وہاں اترے اور کچھ دیر کے بعد نہایت شاداں اور خنداں شکل میں واپس تشریف لائے۔ میں نے استفساراً عرض کیا تو فرمایا کہ میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر گیا تھا اور اللہ عزوجل سے عرض کیا کہ انہیں زندہ کیا جائے تو وہ زندہ کی گئیں اور مجھ پر ایمان لائیں پھر انہیں اللہ عزوجل نے عالم برزخ کو واپس کر لیا۔ اس حدیث کے متعلق اما سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن فضائل ومناقب میں حدیث ضعیف بھی مقبول ہوتی ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کی اس منقبت میں کہ آپ کے والدین شریفین کو زندہ کیا گیا اور وہ بالتفصیل ایمان لائے یہ حدیث مقبول ہے۔ (کذافی مسالک الحنفاء ص ۵۷ اور الدرج المنیفہ ص ۷ والقامۃ السندسیہ ص ۵)

امام سیوطیؒ کا دوسرا رسالہ اس مسئلہ میں الدرج المنیفہ فی الآباء الشریفہ ہے۔ اس کا حاصل بھی وہی ہے جو مسالک الحنفاء کا ہے۔ الدرج المنیفہ میں امام سیوطیؒ نے حضور ﷺ کے والدین شریفین کے متعلق نجات کے قائلین علماء کو تین درجوں میں تقسیم کیا ہے ایک درجہ وہ جو کہتے ہیں کہ والدین شریفین قبل از بعثت وقبل از دعوۃ دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں۔ لہٰذا وہ آیت شریفہ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا. وغیرھا من (الآیات والاحادیث) کے ماتحت ناجی ہیں۔ دوسرا درجہ وہ علماء جو کہتے ہیں کہ اکمالِ دین کے بعد والدین شریفین کو زندہ کیا گیا تھا اور وہ حضور ﷺ پر تفصیلی ایمان لائے تھے لہذا وہ ناجی ہیں۔ تیسرا درجہ وہ علماء کرام جو کہتے ہیں کہ والدین شریفین دین ابراہیمی پر تھے لہذا ناجی ہیں۔

تیسرا رسالہ امام سیوطیؒ کا اَلْمُقَامَةُ السُّنْدسِیَّةُ فِی النِّسْبَةِ الْمُصْطَفَوِیَّة ہے۔ اس میں اما موصوف نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضورا کرم ﷺ کے نسب شریف حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے لے حضرت نوح علیہ السلام کے عہد تک کل اسلام ہی اسلام پر رہے ہیں۔ لقولہ تعالیٰ:

کَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً (البقرہ . ۲۱۳)۔ ترجمہ: لوگ ایک ہی امت تھے یعنی مسلمان تھے۔

امام موصوف فرماتے ہیں کہ اس بارہ میں آثار صحیحہ وارد ہوئے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے حضرت نوح علیہ السلام کے عہد تک سب مسلمان ہی مسلمان تھے۔ آگے طبقات ابن سعد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد سے عمر بن عامر خزاعی کے عہد تک کوئی مشرک نہیں تھا آگے تاریخ ابن حبیب سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عدنان معد، ربیعہ، مضر، خزیمہ اور اسد سب ملت ابراہیمی پر تھے۔ آگے دلائل النبوۃ ابونعیم سے نقل کرتے ہیں کہ کعب ابن لوی نے اپنی اولاد کو ایمان بالنبی ﷺ کی وصیت کی تھی۔ انتہی جس سے ثابت ہوا کہ کعب بن لوی کو حضور ﷺ کے ساتھ ایمان تھا۔ آگے لکھتے ہیں کہ حضرت عبدالمطلب اہلِ فترۃ میں سے تھے۔ اور موحد تھے جیسا کہ ان کا یہ شعر ان کے موحد ہونے پر دال ہے: وَانْصُرْ عَلٰی آلِ الصَّلِیْبِ وَ عَابِدِیْهِ الْیَوْمَ آلِکَ .

''اور آج تو مدد کر صلیب کے پجاریوں کے مقابلے میں اپنے متبعین کی''

آگے آیت شریفہ:

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ آمِناً وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ. (ابراھیم . ۳۵)

سے مجاہدؒ اور سفیان بن عیینہؒ کا استدلال نقل کیا ہے۔ اس پر کے اولاد ابراہیم علیہ السلام میں ہمیشہ توحید رہی ہے۔

ترجمہ آیتِ مَتْلُوَّہ ''اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ۔''

آگے آیت شریفہ: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ (ابراہیم، ۴۰) سے ابن جریجؒ کا استدلال نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہمیشہ بعض لوگ خدا تعالیٰ کے عبادت گزار رہے ہیں۔

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اپنا عبادت گزار مُقِیْمُ الصَّلٰوةِ بنائے رکھ اور میری اولاد میں سے بھی۔ آگے لکھتے ہیں کہ حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہدؒ اور قتادہؒ نے آیت شریفہ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ (الزخرف ،۲۸) سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہمیشہ مُوَحِّد لوگ خداتعالیٰ کے عبادت گزار رہے ہیں۔ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کو (بذریعہ اپنی دعا کے) اپنی اولاد میں باقی رکھا۔

ان آیات سے امام سیوطیؒ کا مدعا یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں جو موحد لوگ ہوتے آئے ہیں۔وہ حضور اکرم خاتم الانبیاء ﷺ کے آباء تھے۔کیونکہ اگر حضور اکرم ﷺ کے آباء موحد نہ ہوں اور اولاد ابراہیم علیہ السلام میں سے دوسرے لوگ موحد ہوں تو وہی دوسرے لوگ حضور ﷺ کے آباء سے افضل بنیں گے کیونکہ موحد غیر موحد سے افضل ہوتا ہے۔حالانکہ احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے آباء ہر زمانے میں اپنے اپنے زمانے کے دوسرے لوگوں سے افضل رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے آباء موحد رہے ہیں۔امام سیوطیؒ نے اس رسالے کے صفحہ ۱۹ میں یہ حدیث بھی نقل کی ہے۔سَأَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُدْخِلَ اَحَدًامِّنْ اَهْلِ بَيْتِيَ النَّارَ فَاَعْطَانِيْ ذٰلِكَ . ترجمہ: میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ میرے اہل بیت سے کسی کو آگ میں داخل نہ کرے، تو رب تعالیٰ نے میری یہ درخواست منظور فرمالی ہے۔

امام سیوطیؒ لفظ اہل بیت کے عموم سے دلیل پکڑتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا سارا خاندان اصول وفروع اس بشارت میں داخل ہے۔

چوتھا رسالہ امام سیوطیؒ کا اَلتَّعْظِيْمُ وَالْمِنَّةُ فِيْ اَنَّ اَبَوَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ہے اور اس کا مقصد نام سے ظاہر ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے والدین شریفین جنت میں ہیں اور اس مدعی کو امام سیوطیؒ نے اس طرح ثابت کیا ہے کہ جس حدیث میں استغفار کی اجازت نہ ملنے کا ذکر ہے وہ پہلے کی ہے فتح مکہ کے دن کی۔ اور والدین شریفین کے زندہ ہو کر ایمان لانے کا قصہ بعد کا ہے حجۃ الوداع کے موقع کا۔جیسا کہ حافظ ابوبکر خطیبؒ نے کِتَابُ السَّابِقُ وَاللَّاحِقُ میں اس کی تصریح کی ہے۔اسی واسطے حافظ ابن شاہین محدثؒ نے اپنی کتاب (الناسخ والمنسوخ) میں حدیث احیاء کو ناسخ اور استغفار کی اجازت نہ ملنے والی حدیث کو منسوخ قرار دیا ہے اور امام قرطبیؒ نے بھی تذکرہ میں احیاء کی حدیث کو ناسخ قرار دیا ہے اور امام سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ استغفار کی اجازت نہ ملنے والی حدیث بھی کفر یا شرک وغیرہ پر دال نہیں۔کیونکہ ابتدا میں حضور ﷺ مدیون پر نماز جنازہ پڑھنے اور اس کے لیے استغفار کرنے سے بھی ممنوع تھے۔حالانکہ اس کی وجہ کفر یا شرک نہیں تھا بلکہ اور حکمت تھی تو اسی طرح استغفار کی اجازت نہ ملنا والدہ ماجدہ کے حق میں بھی کسی اور حکمت پر مبنی تھا۔ورنہ بِالْاِجْمَال وہ پہلے سے مومنہ تھیں اور موحدہ تھیں۔جیسا کہ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں یہ روایت لکھی ہے کہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے اپنی وفات کے وقت میں جبکہ حضور ﷺ پانچ سال کے تھے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر یہ اشعار پڑھے تھے:

اِنْ صَحَّ مَا اَبْصَرْتُ فِي الْمَنَامِ فَاَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلَى الْاَنَامِ
مِنْ عِنْدِ ذِي الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ تُبْعَثُ فِي الْحِلِّ وَفِي الْحَرَامِ

تُبُعَثُ بِالتَّحْقِيُقِ وَالْاِسُلَامِ دِيُنِ اَبِيُکَ اِبُرَاهَامِ

فَاللّٰهِ اَنُهَاکِ عَنِ الْاَصُنَامِ اَنُ لَّا تُوَ الِيَهَا مَعَ الْاَقُوَامِ

ترجمہ: اگر میرا خواب سچا ہے تو آپ خداوند ذوالجلال والاکرام کی طرف سے مبعوث ہونے والے ہیں۔ مکہ کی سرزمین میں آپ پر دین اسلام کی وحی شروع ہوگی جو آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے۔ تو میں آپ کو بتوں سے منع کرتی ہوں کہ بت پرست لوگوں کا ساتھ نہ دینا اور بتوں کی طرف مائل نہ ہونا۔

دیکھئے جب والدہ ماجدہ حضور ﷺ کی بعثت کی خبر فرما رہی ہیں کہ آپ دین اسلام کے ساتھ مبعوث ہوں گے اور بتوں سے منع فرما رہی ہیں تو اس سے والدہ ماجدہ کا موحد ہونا اور بالاجمال حضور ﷺ کی بعثت پر ایمان رکھنا ثابت ہوگیا۔

اگر کہا جائے کہ اِنُ صَحَّ مَا اَبُصَرُ تُ فِی الْمَنَامِ میں ''اِنُ'' کا لفظ شک پر دال ہے تو جبکہ شرط مشکوک ہوئی تو اس کی جو جزا ہے یعنی فَاَنُتَ مَبُعُوُ ثٌ اِلَی الْاَنَامِ وہ بھی مشکوک ہوگئی۔ تو ایمان اور یقین کیسے ثابت ہوا، تو جواب اس کا یہ ہے کہ ''اِنُ'' ہمیشہ شک کے لیے نہیں ہوتا بلکہ کبھی اس کا مدخول یقینی بھی ہوتا ہے جیسا کہ خداوند عزوجل مومنین کو فرمایا کرتے ہیں: اِنُ کُنُتُمُ مُؤُمِنِيُن. تو اس اجمالی ایمان کے باوجود جب حضور ﷺ پر اسلام کامل طور پر نازل ہو چکا تو حجۃ الوداع کے موقع پر والدین شریفین کو زندہ کیا گیا اور تفصیلی ایمان سے ان کو مشرف فرمایا گیا۔

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی خاطر حضور ﷺ کے والدین شریفین کو زندہ کرنے اور ان کو تفصیلی ایمان سے مشرف کرنے کی نظیر یہ ہے کہ سورج غروب ہوگیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر فوت ہوگئی تھی لیکن حضور ﷺ کے طفیل سے سورج کو لوٹایا گیا تھا تاکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوت شدہ نماز قضا نہ بنے بلکہ ادا ہو جائے۔ **ذکره الطحاوی رحمه الله وقال حدیث ثابت** اور دوسری نظیر یہ ہے کہ جب امام مہدیؒ تشریف لائیں گے تو اصحابِ کہف کو زندہ کر کے ان کا معاون بنایا جائے گا اور خاتم الانبیاء ﷺ کی امت میں شامل کیا جائے گا۔ **ذکره ابن مردویه فی تفسیر عن ابن عباس مرفوعاً.**

اس رسالے کے خاتمہ میں امام سیوطی، امام رازیؒ کی تفسیر کبیر سے ناقل ہیں کہ آیت شریفہ: اَلَّذِیُ یَرَاکَ حِیُنَ تَقُوُمُ ○ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیُنَ (الشعراء۔۲۱۸،۲۱۹) دال ہے اس پر کہ حضور ﷺ کے تمام آباء کرام مسلمان تھے کیونکہ تَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیُنَ کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ کا نور مبارک ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے اور امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ اس دعوے کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ لَمُ اَزَلُ اُنُقَلُ مِنُ اَصُلَابِ الطَّاهِرِیُنَ اِلٰی اَرُحَامِ الطَّاهِرَاتِ یعنی میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں۔ تو اگر خدانخواستہ آپ کے اصول میں سے کوئی مشرک ہوتا تو وہ ناپاک ہوتا کیونکہ مشرکین کے بارے میں خداوند عزوجل فرماتے ہیں اِنَّمَا الْمُشْرِکُوُنَ نَجَس ''یعنی مشرکین پلید ہیں۔ تو جبکہ مشرکین پلید ہیں اور حضور ﷺ کے آباء اور امہات سب کے سب پاک ہیں تو ثابت ہوا کہ آپ کے تمام آباء وامہات مسلمان اور موحد ہیں کوئی ان میں سے کافر یا مشرک نہیں ہے۔ وَهُوَ الْمَطُلُوُب. (جاری ہے)